از عدالتِ عظمیٰ

بلرام چندرا

بنام

سٹیٹ آف یو۔پی

تاریخ فیصلہ: 24، اپریل 1995

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

اراضی کے حصول کا قانون، 1894: دفعہ 4(1)، 116، 18، 20، 23 اور 26۔ اراضی کا حصول- دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن- دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ- کالعدم قرار دینے کا اختیار، مقرر کردہ ریفرنس کورٹ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔

اس کیس کی اراضی کے حصول کی کارروائی میں ریفرنس کورٹ نے اعلان کیا کہ دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور اراضی کے حصول کے قانون 1894 کی دفعہ 6 کے تحت جاری کردہ اعلامیہ کالعدم ہیں۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے ریفرنس کورٹ کے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ ڈسٹرکٹ جج کو نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو کالعدم قرار دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

اس عدالت میں درخواست گزار کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن میں اس کے تحت مطلوبہ تفصیلات شامل نہیں ہیں اس لیے ڈسٹرکٹ جج معاوضے کے تعین کے ساتھ آگے بڑھنے سے قاصر تھا اور اس کے نتیجے میں وہ نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو قانون میں درست قرار دینے کے اپنے اختیار میں تھا حالانکہ یہ کہنا غلط ہو سکتا ہے کہ وہ کالعدم ہیں۔

عرضی کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. حوالہ عدالت حوالہ کے پیچھے نہیں جا سکتی اور یہ اعلان نہیں کر سکتی کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کالعدم یا غیر قانونی ہے۔ ریفرنس کورٹ کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فرض اور اختیار دفعہ 11، 18 اور 20 سے 23 کے تحت موجود دفعات تک محدود ہے اور یہ اپنے اختیار سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لہذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست تھی کہ ضلعی عدالت نے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کو کالعدم اور غیر فعال قرار دینے میں قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 9056، سال 1995۔

1989 کے ایف اے نمبر 211 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 31.10.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے سنیل گپتا، پرتاپ وینو گوپال اور کے جے جان۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 19 اکتوبر 1957 کو ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا جس کے بعد 6 نومبر 1957 کو دفعہ 6 کے تحت ایک اعلامیہ شائع کیا گیا تھا۔ یہ قبضہ 7 دسمبر 1957 کو لیا گیا تھا۔ کلکٹر نے اپنا ایوارڈ 29 ستمبر 1958 کو دیا۔ درخواست گزار نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ طلب کیا اور کلکٹر نے معاملہ 8 نومبر 1986 کو بھیجا۔ ضلعی جج نے 16 دسمبر 1985 کے اپنے فیصلے میں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس کے خلاف دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی گئی تھی۔ 31 اکتوبر 1994 کے فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے ڈویژن بنچ نے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ڈسٹرکٹ جج کو دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس طرح، یہ ایس ایل پی۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر سنیل گپتا نے اپنی معمول کی شدت میں دلیل دی کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن میں اس کے تحت مطلوبہ تفصیلات شامل نہیں ہیں اور ضلعی جج دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے مطابق معاوضے کے تعین کے ساتھ آگے بڑھنے سے قاصر ہیں۔ لہذا، ضلعی جج نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو قانون میں درست نہیں قرار دینے کے اپنے اختیار میں تھا حالانکہ یہ کہنا غلط ہو سکتا ہے کہ وہ کالعدم ہیں۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

تفتیش کرنے اور ایوارڈ پاس کرنے کے بعد کلکٹر کو دفعہ 11 کے تحت دوبارہ طلب کیا جاتا ہے تا کہ ان سوالات پر غور کیا جا سکے: (i) معاوضے کے تعین کے لیے مطلوبہ زمین کا حقیقی رقبہ؛ (ii) معاوضہ جس کی اس کی رائے میں زمین کے لیے اجازت دی جانی چاہیے؛ اور (iii) معاوضے کی تقسیم ان تمام افراد کے درمیان کی جائے جن کے بارے میں معلوم ہے یا جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ زمین میں دلچسپی رکھتے ہیں، جن کے بارے میں، یا جن کے دعووں کے بارے میں، اس کے پاس معلومات ہیں، چاہے وہ بالترتیب معاوضہ حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں یا نہیں۔ ان میں سے ایسے سوالات کا تعین کرنے اور دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دینے پر، دعویدار، نوٹس موصول ہونے پر، احتجاج پر اسے وصول کرنے اور ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت زمین کی نوعیت، یا دی گئی رقم یا معاوضے کے حقدار افراد کی حد تک اعتراضات کے ساتھ درخواست دینے کے حقدار ہیں۔ جب دفعہ 18 فقرہ کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر ایسی درخواست کی جاتی ہے، تو کلکٹر کو، ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت، اٹھائے گئے اعتراضات کے حوالے سے بیان کے ساتھ اعتراضات کو سول کورٹ کو بھیجنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر، ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت، ریفرنس کورٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف دعویداروں بلکہ کلکٹر اور زمین میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو بھی نوٹس دے اور عدالت کو اٹھائے گئے اعتراضات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ضلعی جج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دفعہ 20 کے تحت تفتیش کرنے میں دعویداروں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات پر غور کرے اور زمین کے رقبے یا معاوضے کی رقم کے حوالے سے دعویداروں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے حوالے سے ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت فیصلہ سنائے۔ لہٰذا یہ واضح ہے کہ ریفرنس کورٹ ریفرنس کے پیچھے نہیں جا سکتی اور یہ اعلان نہیں کر سکتی کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کالعدم یا غیر قانونی ہے۔ اس کا فرض اور اختیار دفعہ 11، 18 اور 20 سے 23 کے تحت موجود دفعات تک محدود ہے اور وہ اپنے اختیار سے آگے نہیں بڑھے گا۔

لہٰذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست تھی کہ ضلعی عدالت نے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کو کالعدم اور غیر فعال قرار دینے میں قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ ہمیں مداخلت کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ اس کے مطابق ایس ایل پی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document